بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱)............آجکل ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ اولاد حاصل کرنے کے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں پوچھنا یہ ہے کہ کیا ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ اولاد حاصل کرنا جائز ہے؟

(۲)............کیا صرف بیٹے یا بیٹی کے حصول کے لئے مذکورہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے؟

سائل

ریاست علی

مدرسہ ابنِ عباسؓ گلستانِ جوہر کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)............اس وقت ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) کی مختلف صورتیں مروّج اور معروف ہیں، جن میں سے بنیادی صورتیں تین ہیں:

(الف)......اجنبی مرد اور اجنبی عورت کے مادہ تولید کی تلقیح (یعنی مرد کی منی کے کرم اور بیضہ انثی کی مصنوعی تخم ریزی کے اختلاط) سے تیار شدہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی۔

(ب)......میاں بیوی کے مادہ تولید کی بیرونی طور پر تلقیح واختلاط سے تیار شدہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کو رحم مستعار (یعنی کسی دوسری عورت کے رحم) میں داخل کر کے اس میں بقیہ افزائش کے بعد تولید۔

(ج)......شوہر کے مادہ تولید کی تلقیح خود اسی کی بیوی کے رحم میں یا میاں بیوی کے مادہ تولید کے اختلاط سے تیار شدہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کو اسی بیوی کے رحم میں داخل کر کے اس میں بقیہ افزائش کے بعد تولید۔ جس کو میڈیکل کی اصطلاح میں غالباً (IVF) اور (IUI) کہا جاتا ہے۔

ان تین صورتوں میں سے پہلی دو صورتیں اختیار کرنا تو جائز نہیں البتہ تیسری صورت اُس وقت اختیار کرنے کی گنجائش ہے جبکہ کسی کے ہاں فطری طریقہ سے اولاد پیدا نہ ہو رہی ہو، اور اس مقصد کے لئے عام طریقہ علاج سے بھی کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا ہو، تو ایسی صورت میں بدرجۂ مجبوری تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے "ٹیسٹ ٹیوب بے بی" کے مذکورہ تیسرے طریقہ کو اختیار کرنے کی گنجائش ہے، بشرطیکہ اس عمل میں درج ذیل شرعی محظورات سے بچنے کا اہتمام کیا جائے:

۱۔ ہر مرحلے پر ستر وحجاب کا پورا پورا اہتمام کیا گیا ہو، مثلاً بیوی سے مادہ تولید لینے اور تلقیح کے بعد دوبارہ رحم میں

ڈالنے کا کام لیڈی ڈاکٹر سے لیا جائے۔

۲۔ مرد سے مادہ تولید کا حصول اگر بذریعہ انجکشن ممکن ہو، تو مرد ڈاکٹر بذریعہ انجکشن اسے حاصل کرے، اور اگر انجکشن سے حصول ممکن نہ ہو، تو مشت زنی کے بجائے اپنی بیوی سے عزل کے ذریعہ حاصل کیا جائے۔

۳۔ ہر ممکن وضروری تدابیر اختیار کی جائیں، جس سے مادۂ منویہ کی تبدیلی یا اختلاطِ نسب کا اندیشہ نہ ہو۔
(مأخذ التبویب:۶۷۹/۶۵و۱۲۳۴/۱۷)

(۲)......... چونکہ بعض دفعہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے طلاق تک نوبت آجاتی ہے، اس لئے ضرورت کے پیشِ نظر بدرجۂ مجبوری ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے طریقہ علاج کو اختیار کرنے کی گنجائش دی گئی ہے، لہٰذا صرف اس خواہش کے تحت کہ بیٹا پیدا ہو، بیٹی نہ ہو یا بیٹی ہو اور بیٹا نہ ہو، مذکورہ طریقہ کو اختیار کرنا جائز نہیں، کیونکہ بیٹے یا بیٹی کی خواہش اگرچہ جائز ہے لیکن یہ ضرورت میں داخل نہیں، لہٰذا اس مقصد کے لئے "ٹیسٹ ٹیوب بے بی" کا طریقہ استعمال کرنا جائز نہیں۔ (مأخذ التبویب:۱۱۳۶/۱۳)

قال الله سبحانهٗ وتعالیٰ

قُل لِلمُؤمِنِينَ يَغُضُّوا مِن أَبصَارِهِم وَيَحفَظُوا فُرُوجَهُم ذَلِكَ أَزكَى لَهُم إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصنَعُونَ ۔ (سورة النور، آیت : ۳۰)

وفی المشکوٰة

عن رويفع بن ثابت الأنصاري قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين : لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسقى ماء زرع غيره ۔
(كتاب النكاح، باب الاستبراء، الفصل الثاني)

وفى الشامية (٥٢٨/٣)

البحر عن المحيط ما نصه إذا عالج الرجل جاريته فيما دون الفرج فأنزل فأخذت الجارية مائه فى شىء فاستدخلته فرجها فى حدثان ذلك فعلقت الجارية وولدت فالولد ولده والجارية أم ولد له ۔

وفيها ايضاً (٢٧/٤)

يجوز أن يستمنى بيد زوجته أو خادمته ۔ .... واللہ تعالیٰ اعلم

(بندہ محمود الحسن عفی عنہ)
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱-۶-۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۱/۶/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱/۶/۱۴۳۱ھ